



فیصلہ شرعیہ حرمتِ عمرہ

تالیف

مدرسین محمد بن عبد اللہ

مدرسین

مکتبہ عارفیہ لاہور

چاہنیاں روڈ لاہور

اس آیت سے کیا ثابت ہوا (۱) پہلے تمام مہاجرین جن میں خلفاء اربعہ داخل ہیں اور انصار اور تاقیامت ان کے شرعی تابع اور ان کی لائن پر چلنے والے سب کے سب ابدی اور دائمی طور پر بہشتی ہیں (۲) یہ کہ اللہ ان سے راضی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی (۳) تاقیامت ان کی تقلید اور تابع داری درست و صحیح ہے (۴) ان سے ناراض رہنا شرعاً حرام ہے (۵) ان کی زندگی پاکیزہ کسی وجہ سے قابل اعتراض نہیں (۶) ان کے طریقہ کی مخالفت جنت سے محروم رہنے کی دلیل ہے (۷) ان کی پیروی و اتباع کی ترغیب ہے۔

(۲) لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَتَّبِعُونَ فَضْلًا مِنْ اللَّهِ قَدْ رَضُوا نَا وَيَنْصَرُونَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَوْلَىٰ لِلَّهِ هُمُ الصَّادِقُونَ۔

” غنیمت کا مال ایسے فقراء کے لئے ہے جنہوں نے اسلام کی خاطر ہجرت کی اور اپنے گھروں اور مالوں سے اُن کو نکال دیا گیا اور حالت اُن کی یہ ہے کہ وہ اللہ کا فضل اور اس کی رضا چاہتے تھے اللہ اور اس کے رسول کی مدد کرتے تھے اور انکی بیطر زندگی محض خلوص سچائی پر مبنی تھی۔“

(۳) وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا خُنَ فِي صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِمَّا أُوتُوا وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُوقِ شَعْمَ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتْلِحُونَ۔

” اور مال غنیمت ان لوگوں کے واسطے ہے کہ مہاجرین سے پہلے انہوں نے ہجرت اور ایمان کی جگہ میں اپنی سکونت اختیار کی اور وہ ہر ایسے شخص سے جو دین کی خاطر ان کی طرف ہجرت کرتے ہوئے جاتے انتہائی محبت کرتے ہیں اور جو کچھ اُن کو عطا ہوتا ہے اس میں حسد نہیں کرتے بلکہ اس پر راضی ہو جاتے ہیں بلکہ اپنی حاجت پر مہاجرین کی حاجت کو مقدم سمجھتے ہیں اور اپنے حصہ

کا ایشارہ کرتے ہیں اور ہر وہ شخص جو طبعی بخل سے محفوظ نہ ہو وہ قطعی طور پر

فلاح یافتہ ہے۔“

(۴) وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ۔

” اور مال غنیمت ان لوگوں کے لئے ہے کہ مہاجرین اور انصار کے بعد آنے کے کہتے ہیں اے پروردگار ہمارے تو بخش دے ہم کو اور ہمارے بھائیوں کو کہ ہمارے پہلے ایمان سے شرف ہونے اور ہمارے دلیں ان کی طرف سے کینہ اور عداوت نہ ڈالنا کہ وہ لوگ ایمان لانے ہیں یعنی یہ پیچھے آنے والے انصار و مہاجرین اور دیگر صحابہ کے حق میں دعائے خیر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حق تعالیٰ ہمارا دل ان حضرات کے حسد و کینہ سے پاک صاف رکھے اے ہمارے پروردگار حقیق کہ تو بڑا مہربان اور رحمت کرنے والا ہے یعنی ہماری یہ دعا قبول فرما۔“

ان آیات سے کیا ثابت ہوا۔ (۱) ان آیات میں مسلمان کی تین قسم بیان کی گئی ہیں۔ (۲) قسم اول میں بیان ہوا کہ مال غنیمت ایسے مسلمان فقراء مہاجرین کو دیا جائے جن کو بلا وجہ اپنے گھروں اور مالوں سے نکال دیا گیا جیسے مکہ معظمہ سے مہاجرین کو نکال دیا گیا۔ (۳) یہ جلا وطنی محض دین کی خاطر ہوئی (۴) یہ مہاجرین اللہ کے فضل اور اسکی رضا کے متلاشی تھے اور اللہ اور اس کے رسول کے دین کی مدد کرتے تھے اور یہ مہاجرین حتمی اور قطعی طور پر سچے ہیں (۵) اس میں ترغیب ہے کہ ہجرت اسی طور پر مفید ہے اور اس قسم کے سچے لوگوں کی پیروی موجب نجات ہے (۶) ان کی مخالفت غضب الہی کی موجب ہے اور آخرت کی نعمتوں سے محرومی کی علامت ہے۔ (۷) خلفاء اربعہ بھی چونکہ ان مہاجرین میں داخل ہیں لہذا ان کی پیروی نجات کی مستحکم شکل ہے۔

(۸) قسم دوم میں بتایا گیا ہے کہ مال غنیمت ان کو دینا چاہیے جنہوں نے مہاجرین

سے قبل مدینہ طیبہ کو ہجرت اور ایمان کی جگہ بنا رکھا تھا انصار مدینہ (۹) اور یہ لوگ ہاجرین سے دلی محبت رکھتے ہیں (۱۰) یہ لوگ ہاجرین کی ضروریات زندگی کو ہر اعتبار سے مقدم رکھتے ہیں (۱۱) اپنے حقوق بھی بسا اوقات ہاجرین کو دے دیتے ہیں اور ہر وہ شخص جو کہ حسد اور بغض سے اپنے سینہ کو پاک رکھے دینی فلاح پائیگا (۱۲) ان کی پیروی موجب نجات اور ان کی مخالفت عذاب الہی کو دعوت دینا ہے (۱۳) اور قسم ثالث میں تشریح ہے کہ جو ہاجرین اور انصار کے بعد آئیں گے ان کی اوصاف کریمہ یہ ہیں کہ کہیں گے اے پروردگار ہمارے گناہوں کو معاف فرما اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی معاف یعنی جو ہم سے قبل تحصیل ایمان ایقان میں ہم سے سبقت لے گئے (۱۴) اور ہمارے دلوں میں ان کی نسبت کسی قسم کا حسد و کینہ نہ ڈال بلکہ ہمارے دلوں کی محبت سے لبریز کر دے (۱۵) اے ہمارے پروردگار بلاشبہ تو بڑا مہربان اور رحمت کرنے والا ہے

برادران عزیز! ان آیات مندرجہ بالا کے ترجمے سے آپ نے خیال فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہاجرین و انصار رضی اللہ عنہم کی کس وضاحت سے اوصاف عالیہ ارشاد فرمائی ہیں کہ وہ صحیح معنی میں ایمان دار تھے اللہ اور رسول کی رضا ان کا معیار زندگی تھا باہمی ہر طرح کی آویزش سے ان کے سینے پاک تھے بھائی بھائی تھے وفادار کا مجسمہ تھے عدل و انصاف کے پیکر تھے ایک دوسرے کی فلاح و بہبود کیلئے دست بدعا رہتے تھے ان کی راست قدمی نشان ہدایت تھا ان کی محبت اور اتباع دخول جنت اور حیات ابدی کا پیش خیمہ ہے انکی مخالفت و عداوت ہر طرح کی خیر و برکت سے صریح محرومی ہے اللہ سبحانہ ہم سب کو قرآن مجید پڑھنے اور اس پر چلنے اور اس کے تقاضوں کو پورا کرنے کی توفیق مزید عطا فرمائے۔

فضائل خلفاء اربعہ رضی اللہ عنہم

ابو بکرؓ عمرؓ عثمانؓ اور رسولوں کے سوا اہل جنت کے اگلے پچھلے تمام درمیان عمر کے لوگوں کے سردار ہیں۔ (ترمذی) اور سندنا ا احمد میں ہے کہ نوجوانان جنت کے بھی سردار ہیں۔ عثمان بن عفانؓ دنیا و آخرت میں میرے دوست ہیں اس کو ابو بکرؓ نے روایت کیا ہے۔ اے علیؓ تو دنیا و آخرت میں میرا بھائی ہے (ترمذی) حضرت علیؓ سے منقول ہے جو عجمہ کو ابو بکرؓ اور عمرؓ پر فضیلت دیگا میں اس کو مفتری کی حد لگاؤں گا۔ (رجال کشی وغیرہ) فرمایا ابو بکرؓ مجھ سے اور میں اس سے ہوں اول ابو بکرؓ دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہیں۔ (فردوس دلی) فرمایا عثمانؓ دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہیں (ابو نعیم) فرمایا بیشک اللہ نے حق کو عمرؓ کی زبان اور دل پر کر دیا ہے۔ (ترمذی) اور تقریباً چھبیس احکام شرعیہ میں آپ کی رائے وحی کے مطابق ہوئی۔ فرمایا اے علیؓ تم میرے لئے ایسے ہو جیسے موسیٰ کے لئے ہارون تھے۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں (مسلم) فرمایا ابو بکرؓ میرا ابا ہے اور یہ لقب ان کو اللہ تعالیٰ نے قرآن میں عنایت فرمایا ہے اور میرا منس غار ہے سب کھڑکیاں (جو مسجد میں ہیں) بند کر دو مگر ابو بکرؓ کی رہنے دو۔ (عبداللہ بن احمد) فرمایا میں ششیا طین انس و جن کو دیکھتا ہوں کہ عمرؓ کے ماسٹے سے بھاگ جاتے ہیں (ترمذی) فرمایا میں حکمت کا گھر ہوں اور علیؓ اس کا دروازہ ہے (ترمذی) فرمایا حق میرے بعد عمرؓ کا خطاب کے ساتھ ہے جہاں وہ ہو (ترمذی) فرمایا میں نے عثمانؓ کا علاج ام کلثوم سے نہیں کیا مگر بسبب وحی آسمانی۔ فرمایا اللہ تعالیٰ ہر روز عرفہ عموماً اپنے ملائکہ پر فخر کرتا ہے اور عمرؓ کا خطاب پر خصوصاً اور آسمان میں کوئی فرشتہ نہیں جو عمرؓ کی توقیر نہ کرتا ہو اور زمین پر ایسا کوئی شیطان نہیں جو عمرؓ سے نہ بھاگتا ہو۔ (ابن عساکر) فرمایا جنت میں ہر نبی کا رفیق ہے اور میرا رفیق جنت میں عثمانؓ ہے (ترمذی) فرمایا جس کا دلی و مددگار میں ہوں اس کا دلی و مددگار علیؓ ہے۔ (احمد و ترمذی) فرمایا کہ جب عمرؓ اسلام

لائے تو میرے پاس جبرائیل آئے اور کہا کہ عمر کے اسلام سے فرشتے خوش ہوئے (حاکم)۔
 فرمایا عثمان کی شفاعت سے ستر ہزار مستوجب نادر بلا حساب جنت میں جائیں گے (ابن
 عساکر) فرمایا ان دونوں کی افتاء اور پیروی کرو جو میرے بعد ہیں یعنی ابوبکر و عمر
 کیونکہ وہ دونوں اللہ کی دراز شدہ رسی ہیں جس نے اُن کو پکڑا اس نے حلقہ مضبوط
 کو پکڑا اس کو انقطاع نہیں ہے اور جل اللہ وین الہی سے کیا یہ ہے (طبرانی)۔
 فرمایا ابوبکرؓ اور عمرؓ کی دوستی ایمان ہے اور ان کی دشمنی کفر جو میرے اصحاب کو برا کہے
 اُس پر خدا کی لعنت۔ (ابن عساکر)

سامعین تاملیں! ان احادیث فضائل کے تراجم پڑھ کر آپ اس نتیجہ پر یقیناً پہنچ
 گئے ہونگے کہ صحابہؓ قطعی طور پر حضور علیہ السلام کے شیعہ انی وجہان شائع تھے، ان میں باہمی کوئی
 معقول آوینش نہ تھی وہ آپس میں شیر و شکر تھے، اللہ و رسول کے محبوب و مرغوب تھے دین
 کی خاطر انہوں نے اپنی حیات مستعار کو وقف کر رکھا تھا حسد و کینہ بغض و عداوت
 حرص و ہوا عناد و نفاق وغیرہ اوصاف ذمیمہ سے ان کا سینہ نور خیز ہمیشہ پاک تھا
 اوصاف حمیدہ عدل و انصاف امانت و دیانت صداقت و حیات فہرہ و تقویٰ
 نزاہت و نظافت سلوک و خلوص ایثار و وقار وغیرہ کے پیکر تھے دعا ہے کہ اللہ
 تعالیٰ ہم سب کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

فضائل اہل بیت رضی اللہ عنہم

فرمایا میرے پاس ایک فرشتہ آیا آتے ہی مجھ کو سلام کیا رہا آسمان سے اُترا
 اس سے پہلے نہ اُترا تھا۔ پس مجھ کو بشارت دی کہ حسنؓ اور حسینؓ جو انان بہشت کے
 سردار ہیں اور فاطمہؓ زہراؓ بہشت کی عورتوں کی سردار ہیں (ابن عساکر)۔

فرمایا کہ حسنؓ و حسینؓ دنیا میں میرے باغ کے دو پھول ہیں۔ (ترمذی) حضور علیہ
 السلام صبح کے وقت گھر سے باہر تشریف لائے اور صوف کا ایک کپل اٹھے ہوئے
 تھے جس پر کجاوہ شتر کی صورت کے نقش تھے کہ حسنؓ ابن علیؓ آگئے آپ نے انکو کپل

میں لے لیا پھر حسینؓ آئے اُن کو بھی داخل کیا۔ پھر حضرت فاطمہؓ الزہراؓ تشریف لائیں
 اُن کو بھی اسی میں داخل کیا پھر حضرت علیؓ۔ اُن کو بھی اسی میں لے لیا اور یہ آیت
 پڑھی جس کا ترجمہ یہ ہے کہ۔

”اے اہل بیت اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ تمہاری پلیدی دُور کر دے“ (مسلم) یعنی
 پہلی مرتبہ یہ آیت ازواج مطہرات کے لئے نازل ہوئی اور اب دوسری مرتبہ
 بطریق اولیت ان نفوس اربعہ طاہرہ کے حق میں۔ فرمایا مجھ کو (بنی اہل میں زیادہ محبوب
 فاطمہؓ جو ہیں۔ (ترمذی) فرمایا کہ حسنؓ و حسینؓ دونوں عرش کے گوشوائے ہیں اور اسکی
 زینت (طبرانی) فرمایا جو حسنؓ و حسینؓ کو دوست رکھتا ہے وہ مجھ کو دوست رکھتا
 ہے اور جو اُن کو دشمن جانتا ہے وہ مجھ کو دشمن جانتا ہے (ابن ماجہ) فرمایا میرے
 اہل بیت کی مثال ایسی ہے جیسے نوحؑ کی کشتی جو اس پر سوار ہو گیا وہ ہلاک ہونے سے
 بچ گیا اور جو رہ گیا اور سوار نہ ہوا وہ غرق ہو گیا یعنی جو ان سے محبت رکھتا ہے اور
 ان کی معیت اور موافقت کرتا ہے خدا کی نصرت اور حمایت میں آجاتا ہے (ترمذی)
 بزان فرمایا کہ میں نے اپنے اللہ سے سوال کیا جو کہ بزرگ ہے کہ میں اپنی امت میں سے
 کسی سے نکاح نہ کروں اور نہ کوئی میری امت میں سے نکاح کرے مگر وہ جنت
 میں میرے ہمراہ ہو پس خدا تعالیٰ نے مجھ کو یہ بات عطا فرمائی (طبرانی و حاکم)
 فرمایا تم میں پلصراط پر زیادہ ثابت قدم وہ شخص ہے جس کو میرے اہل بیت اور اصحاب
 کی محبت زیادہ ہے۔ (ابن عدی فردوس) فرمایا یہ دو یعنی حسنؓ و حسینؓ میرے نواسے
 ہیں الہی میں ان دونوں کو دوست رکھتا ہوں تو بھی ان کو دوست رکھو اور جو ان
 کو دوست رکھے اس کو دوست رکھو (ترمذی) فرمایا اللہ کو دوست رکھو واسلئے کہ
 تم کو نعمتیں کھلاتا ہے اور اللہ کی دوستی کی وجہ سے مجھ کو دوست رکھو اور میری
 دوستی کی وجہ سے میرے اہل بیت کو۔ (ترمذی)۔

(اللہ کے نام) کے فضائل

اما زین العابدین بن حسینؓ سے صحیفہ کا ملکہ جو کہ شیعہ کے ہاں بڑی معتبر کتاب ہے۔

میں یوں نقول ہے، ترجمہ لے خدا اصحاب سب پیغمبروں کے کہ کفار کی تکذیب کے وقت ان لوگوں نے انبیاء کی تصدیق کی اور ان پر ایمان لائے۔ اُن کو تو مغفرت اور رضا مندی کے ساتھ یاد فرما اور اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت باقی سب پیغمبروں کے، اصحاب پر ہے اور جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سزاوار انبیاء ہیں، اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سب اصحاب باقی سب پیغمبروں کے سزاوار ہیں (تو اس واسطے لئے حق میں جناب ام زین العابدین نے خاص طور پر یہ دعا فرمائی) اے خدا خصوصاً اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نہایت نوازش فرما اور ان لوگوں کو مغفرت و خوشی کے ساتھ یاد فرما۔ اور وہ صحابہ جنہوں نے حضور علیہ السلام کے ساتھ اچھی صحبت رکھی اور حق صحبت بجالائے اور وہ لوگ کہ انہوں نے حضور علیہ السلام کی مدد میں اپنا مال و جان بہتر طور پر صرف فرمایا اور حضور علیہ السلام کو اپنے درمیان لے لیا اور دشمنوں کے شر سے حضور علیہ السلام کی محافظت کی اور آپ کی خدمت کی اور آپ کی خدمت میں حاضر ہونے میں جلدی کی اور آپ کی دعوت اسلام کو جلد قبول کر لیا۔ اور حضور علیہ السلام کا کلمہ اور دین ظاہر کرنے میں اپنی خودوں کیوں کو چھوڑ دیا یعنی ہجرت کی، اللہ کیلئے اور کوئی دنیوی غرض نہ تھی۔ اور استحقاق دین کے لئے اپنے باپ دادوں کے ساتھ اور لوگوں کے ساتھ جنگ و جدال کی اور حضور علیہ السلام کی مدد کی اور بوجہ خدمت وہ لوگ کفار پر غالب آ گئے۔

ناظرین گرام! ادنیٰ عقل والا بھی جانتا ہے کہ یہ مجموعہ بالا اوصاف جمیع صحابہ کے ہیں جو کہ مہاجرین اور انصار کا مجموعہ ہے۔ سب نے مل کر آپ کی مدد کی اور آپ سے لڑنے استحقاق اسلام کے لئے ہر طرح کی قربانی میں پیش پیش تھے، یہ نہیں کہ صحابہ سے صرف دو چار کے واسطے یہ سارا کام سرانجام پا گیا، اور یوں کہا جائے کہ صرف مقداد جابر ابوذر سے فتوحات اور استحقاقی حدود حاصل ہوئیں۔ تاریخ شاہد ہے کہ غزوہ بدر میں ۳۱۳ صحابی حاضر ہوئے اور جنگ اُحد ہزار صحابی

موجود تھے اور جنگ حنین میں بارہ ہزار صحابی تھے اور تبوک میں تیس ہزار ایسے ہی اکثر غزوات میں ہزاروں صحابی موجود ہوتے اور سب کے سب مصروف مدد و نصرت میں رہتے اور سب کو مجموعی طور پر غلبہ حاصل ہوتا تھا۔

ثابت ہوا کہ امام زین العابدین کا مسلک یہ ہے کہ سب صحابہ کی مغفرت ہوئی اور سب صحابہ بہشتی ہیں اور لائق مدح و ثنا انہوں نے حضور علیہ السلام کے ارشادوں پر اپنی جانوں اور مالوں کو صرف کر دیا ان کے خلوص و صحیح جذبات کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا اور ان کی مغفرت کا اعلان فرمایا اور ابدی طور پر اپنے جوار رحمت میں ان کو ٹھکانا عطا فرمایا اور ان کی اتباع کی ترغیب دی ان کے نظریات کو سراہا اور ان کی شان امتیاز کا اظہار کیا حضور علیہ السلام نے ان کی مخلصانہ خدمات کو پسند فرمایا ان سے راضی ہوئے اور ابدی طور پر حیات طیبہ ہر مدیر سے مالا مال ہونے کا مشورہ سنایا اور ان کے قول و فعل کو حجت اور باعث نجات قرار دیا۔ ان کی محبت کو ایمان اور ان کی عداوت کو کفر و نفاق بنایا ہر طرح سے ان کے روابط کو نظر استحسان دیکھا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن مجید اور حدیث شریف اور اقوال ائمہ راشدہ ہدایت پر چلنے کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین ثم آمین

فہرست مضامین

صفحہ	مضمون	صفحہ
۵	خطبہ و سبب تالیف	۲۲
۶	کتاب اہل سنت جس سے مدد لی گئی ہے	۲۵
۶	کتاب اہل تشیع	۲۹
۷	تمبیہ ضروری	۳۲
۷	کتب شیعہ صرف شیعوں پر الزام ہیں	۳۸
۸	الاستفتاء	۴۱
۹	الجواب الصحیح	۴۲
۹	الفاظ زیر بحث کی تشریح	۴۲
۹	ماتم کے معنی	۴۳
۹	جزع کے معنی	۴۵
۹	فرع کے معنی	۴۶
۹	ندبہ کے معنی	۴۷
۱۰	نوحہ کے معنی	۴۷
۱۱	بکاء، دلدل، تعزیت	۴۷
۱۲	تعزیت مروجہ، تعزیت اہل حسین	۴۹
۱۲	تعزیت روحانی اہل حسین	۵۲
۱۲	تعزیت جسمانی اہل حسین اور تعزیر مروجہ	
۱۲	تعزیر کی مروجہ ابتداء	
۱۳	زیارت، اثبات حکم کا نتیجہ اور اس کے پانچ طریقے اور شرعی کے انکار کا نتیجہ	۵۶

صفحہ	مضمون	صفحہ
۵۷	جنسی، سنی و اہل سنت کی حرام ہے	۵۹
۵۹	تحریر و صرف روحانہ امام کا نقشہ	۶۰
۶۰	نفس تحریر کا شرعی حکم اور یہ	۶۲
۶۰	چھ دیلوں سے ناجائز ہے	۶۴
۶۲	نفس ذوالجناح اور گہوارہ	۶۶
۶۴	حضرت علی اصغر کا شرعی حکم	۶۷
۶۷	اور یہ چار دیلوں سے ناجائز ہے	۶۸
۶۸	محرم کی مہندی کا حکم اور یہ	۶۹
۶۹	تین دیلوں سے ناجائز ہے	۷۰
۷۰	تحریر میں ماتمی حکم کا حکم اور	۷۱
۷۱	یہ دو دیلوں سے ناجائز ہے	۷۲
۷۲	ماتمی ٹیوں پر چڑھانے کا حکم اور	۷۳
۷۳	یہ دو دیلوں سے ناجائز ہے	۷۴
۷۴	عقلی دیلوں سے تعزیر وغیرہ کی	۷۵
۷۵	ممانعت جو کہ تقریباً دس ہیں	۷۶
۷۶	اہل بیت اور صحابہ کرام کے باہمی تعلقات	۷۷
۷۷	سب اہل بیت اور صحابہ حضور	۷۸
۷۸	علیہ السلام کی امت ہیں	۷۹
۷۹	فرسب شیعہ میں یہ امام رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر اور سب عالمین منصف	۸۱
۸۱	کر بلا میں پانی نہ ملنے کا خیال دو وجہ سے غلط	۸۲
۸۲	منہلہ ان شیعہ روایات کا کیا پورا	
۸۵	کر بلا میں دسویں محرم تک پانی میسر نہ	
۸۶	جواب شرعی دلیل کے خلاف ہو	
۸۷	وہ مردود ہے	
۸۷	شیعی تصریحات روایات مندرجہ ذیل	
۸۷	اور ثابت ہوئے۔	
۹۰	کر بلا کی شرافت اور اس کا حج	
۹۱	کر بلا کا مرتبہ کعبہ سے زیادہ ہے	
۹۱	رواجی تعزیر وغیرہ کی غرض و غایت	
۹۲	اور اس کی تین صورتیں۔	
۹۵	قتل امام کی ایک اور وجہ	
۹۷	تحریر وغیرہ کے ساتھ مل ہونے اور	
۹۷	ناجائز مجلسوں میں جانے کا حکم	
۹۷	قرآن شریف میں ناجائز مجلسوں	
۹۷	میں جانے کا حکم	
۹۸	حدیث شریف سے ناجائز مجلسوں میں جانے کا حکم	
۱۰۱	غیر شرعی مجلسوں میں جانے کے متعلق	
۱۰۱	شیعہ علماء اور مجتہدین کا حکم	
۱۰۲	نامحرم عورتوں کو دیکھنے کا حکم	
۱۰۲	گناہ کبیرہ کو کہتے ہیں اور اس کی تعریف	
۱۰۲	تاریک نماز کی سزا	
۱۰۲	ناجائز چیزیں مدد کرنی کیسی ہے	
۱۰۳	گناہ کبیرہ کی تعریف	

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۱۴	دلیل ۱۲۔ حضور علیہ السلام کے وصال	۱۰۳	گناہ کبیرہ کی سزا
۱۱۹	پیر ملال پر صحابہ کرام روئے اور ماتم کیا	۱۰۴	زنا کی سزا
	جواب پانچ طریقوں پر۔	۱۰۴	اور اہل بیت سے دارمسی رکھنے کا حکم
	صحابہ کرام کا حضور علیہ السلام کے	۱۰۵	دارمسی کزدنا منہ دارا حرام ہے
۱۱۹	وصال پر از خود رفتہ ہونا	۱۰۵	نا جائز مجلسوں جانے کا علما اہلسنت کا حکم
	دلیل ۱۵۔ غزوہ اُحد میں حضرت	۱۰۶	ہاں خلاف شرع باتیں ہوں وہ مگر ناپاک ہے
۱۲۲	حرمہ پر حضور علیہ السلام نے ماتم کیا		ایک شخص محبت اور صرف شیعہ ہونا
	حضور علیہ السلام کا کسی میت پر روننا بصورت	۱۰۷	بات کے لئے کافی ہو سکتا ہے
۱۲۲	نذیہ تھا اور اسی کو جائز قرار دیا	۱۰۹	ماتمی مجلسوں میں ننگے سر جانیکا حکم
۱۲۶	نوحہ و ماتم منسوخ و ممنوع قرار دیا گیا	۱۰۹	اہل بیت کا با پردہ دمشق کو جانا
۱۲۸	دلیل ۱۷۔ حضرت عمرؓ نے اپنے بیٹے ابو شحمہ	۱۱۰	قاتل شیعہوں پر اہل بیت کی لعنت پھینکا
	پر ماتم کیا جواب دو طرح پر۔	۱۱۱	محرم میں سبیلیں اور نیازیں شریعت کی نظر میں
	دلیل ۱۸۔ حضرت عمرؓ کا عمل شریعت	۱۱۲	نا جائز باتوں میں مدد کرنی حرام ہے
۱۲۹	کے موافق تھا۔	۱۱۲	ماتمی حضرات اپنی خواہش کے پیرو ہیں۔
	جو حدیثیں ماتم کی ممانعت پر	۱۱۳	شہداء کو ایصالِ ثواب جائز ہے
۱۳۰	دلالت کرتی ہیں وہ منسوخ ہیں	۱۱۴	ماتم کے جائز ہونے کی دلیلوں کا رد اور جواب
	دلیل ۱۹۔ محبت کی وجہ سے ماتم کرنا جائز		دلیل ۱۱۔ انبیاء کرام علیہم السلام اور ائمہ
	ہے اور حضرت امام حسینؓ کا جمادات وغیرہ		اہل بیت روئے ہیں اور انہوں نے ماتم کیا
	نے بھی ماتم کیا جواب چار طریقوں سے		دلیل ۱۲۔ قرآن شریف کی رو سے روننا
	قرآن مجید کے خلاف محبت کا اظہار ناجائز		جائز ہے جواب مفصل ہر آیت کا۔
۱۳۲	دلیل ۲۰۔ درد مندوں کے رُوبرو ظلم کی		دلیل ۱۳۔ قرآن مجید میں غم کا اظہار جائز
	فرما دے اور مظالم کیلئے ماتم جائز ہے		قرار دیا گیا ہے جواب تین طرح پر

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۳۵	تقیہ شیعہ کا معنی جھوٹ ہے کی نسبت	۱۳۲	تقیہ وغیرہ کا اظہار خلاف شرع ناجائز
	ائمہ کی طرف انفرادی ہے۔	۱۳۳	کر بلا میں امام حسینؓ کے مقابلہ میں
۱۳۶	تقیہ شیعہ ناقابلِ عمل ہے۔		سب حضرات شیعہ ہی تھے
۱۳۸	مفہوم تقیہ میں غلط فہمی کا ازالہ		مضمون خطوط شیعان اہل کوفہ
۱۳۸	شرعی طور پر تقیہ کی حقیقت کا خلاصہ	۱۳۴	خطوط موصولہ کی تعداد
	تقیہ شیعہ چھوڑنے پر کوئی عمل	۱۳۵	سامان جنگ حضرت امام حسینؓ کے
	مفید اور موجب نجات نہیں		پچیرے بھائی حضرت امام مسلمؓ کی کوفہ کو روانگی
۱۵۰	شیعہ حضرات اہل بیت کی نظروں میں		حضرت امام مسلمؓ کا رُوبرو کوفہ اور
	قرآن و حدیث کی رو سے شیعہوں میں	۱۳۵	شیعان کوفہ کی تعداد و بیعت
۱۵۰	کفر و نفاق کے اوصاف ہیں	۱۳۷	حضرت امام حسینؓ کی کوفہ کو روانگی
۱۵۱	شیعہ اماموں کے منکر ہیں		حضرت مسلمؓ کی شہادت اور شیعان
	مخلص اور پاک شیعہ ایک بھی نہیں۔	۱۳۷	کوفہ کی غداری
	شیعہ اہلبیت اور ان کی اولاد کے دشمن ہیں	۱۳۸	حضرت امام کا کر بلا میں تشریف فرما ہونا
	اذان میں علی دلی اللہ و وصی یا رسول اللہ		کر بلا میں امام حسینؓ کو شہید
	وغیرہ پڑ جانے والے ملعون شیعہ میں	۱۳۹	کرنے والے سب شیعہ تھے
۱۵۵	کیا شیعہ کہلا نا باعثِ فخر ہے۔		شیعان کوفہ بے وفائے آنر کیوں
	لفظ شیعہ کا استعمال اور اس کے اصلی معنی	۱۴۱	حضرت امام حسینؓ کو شہید کیا
۱۵۷	شیعوں کا اصلی اور خدائی نام		اور اس کی تین صورتیں۔
	شیعوں کا اصلی لقب رفضی تھا جو کہ	۱۴۲	تقیہ کیا شے ہے۔
	عطا الہی تھا۔		شیعہ مذہب میں نوحہ تقیہ ہے۔
	لفظ شیعہ صدر اسلام میں کسی مذہبی		تعریف تقیہ کہ وہ جھوٹ ہے۔
	معنی میں استعمال نہیں کیا گیا	۱۴۴	تقیہ کی اہمیت اور اس پر ثواب

صفحہ	مضمون	صفحہ
۱۵۸	دوسری فقہ شہادت امام میں کے بعد	کسی گروہ پر لفظ شیعہ دلائل کی انت
۱۵۹	ائمہ کے نزدیک کوئی مخلص شیعہ نہیں	حضرت علی کے نزدیک مہم عبادت میں تھے
۱۶۰	حضرت علی وغیرہ نے حضرت	صحابہ اور ائمہ اہل بیت کا مذہب ایک تھا
۱۶۱	صدیق اکبر کی بیعت کی	اشنا عشر یہ اور امامیہ لقب کی ابتداء
۱۶۲	حضرت امام باقر کو نین مومن شیعہ نہ تھے	لقب اہل سنت و جماعت کا ثبوت
۱۶۳	بوقت امتحان سب شیعہ فیل	حضرت علی کے متعلق افراط و تفریط
۱۶۴	دلیل ملا حضرت شاہ عبدالعزیز	ناجائز ہے
۱۶۵	سے ماتم کا جواز جواب تین طرح پر	شیعہ کتب میں اہل سنت و جماعت
۱۶۶	حضرت ملا احمد رومی سے ماتم کا جواز	کے حق ہونے کی تصریح موجود ہے
۱۶۷	جواب ایک طرح پر	ائمہ اہل بیت سب سنی مذہب تھے
۱۶۸	مولوی عبدالحی سے ماتم کا جواز جواب	حضرت علی کے نزدیک صحابہ مثلث
۱۶۹	تین طرح پر	کی خلافت حق ہے
۱۷۰	مجلس شہادت کی کفایت کی وجہ	جماع امت حق ہے
۱۷۱	ایک اعتراض کا جواب	صحابہ مثلث حضرت علی کی نظر میں
۱۷۲	دلیل ملا ماتم میں سر پہنک ڈالنی	ائمہ اہل بیت کا ارشاد کہ ہم سنی ہیں
۱۷۳	جائز ہے جواب پانچ طریقوں پر	دلیل ملا اور جواب تین طور پر
۱۷۴	دلیل ملا ۱۳۰ حدیثوں سے نوحہ و ماتم	شیعوں کو مذہبی تبلیغ کرنا منع ہے
۱۷۵	ثابت ہے جواب تین طرح پر	اور جو کرے گا ذلیل ہوگا
۱۷۶	دلیل ملا ۱۴۰ فتاویٰ عالمگیریہ سے	شیعی روایات کی بنا پر شہادت
۱۷۷	تغزیہ کا ثبوت جواب چار طرح پر	ائمہ سے اسلام زندہ نہیں ہوا
۱۷۸	دلیل ملا ۱۵۰ تغزیہ شعاثر اللہ میں داخل	شیعوں کا دوسرا تہ مرتبہ ہونا
۱۷۹	جواب چھ طرح پر	ایک دفعہ حضور علیہ السلام کے وصال پر

صفحہ	مضمون	صفحہ
۱۸۰	تغزیہ کو ذنبہ اسمعیل علیہ السلام کی	بادکار بصورت تغزیہ ضروری نہی چاہیے
۱۸۱	طرح کہنا دو وجہ سے غلط ہے	فائدہ ملا ذبح عظیم سے مراد آ کی
۱۸۲	دلیل ملا ۱۶۰ تغزیہ معام التفریق و	شہادت نہ کہ اسمعیل علیہ السلام کی جواب
۱۸۳	بریضادی وغیرہ سے تغزیہ کا ثبوت	تین طرح پر
۱۸۴	دلیل ملا ۱۷۰ بخاری وغیرہ سے تغزیہ	فائدہ ملا شہادت امام سے رسول
۱۸۵	کا ثبوت جواب پانچ طرح پر	کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات کی
۱۸۶	دلیل ملا ۱۸۰ محمل مصری سے تغزیہ کا	تکمیل ہوئی جواب تین طرح پر
۱۸۷	ثبوت اور جواب دو وجہ پر	فائدہ ملا شہادت امام سے اسلام کو
۱۸۸	دلیل ملا ۱۹۰ حدیث سے تغزیہ کا	فائدہ ملا جواب دو طرح پر
۱۸۹	ثبوت جواب دو طرح پر	فائدہ ملا شہادت امام سے شیعوں
۱۹۰	دلیل ملا ۲۰۰ شہادت امام کے بعد	کو فائدہ پہنچا جواب پانچ طرح پر
۱۹۱	مختلف آثار ظاہر ہونے سے ماتم کا	تغزیہ کی شرعی و عقلی حرمت کے بعد
۱۹۲	ثبوت اور اس کا جواب	اس کا جواز کیا؟
۱۹۳	دلیل ملا ۲۱۰ عیسائی عورتیں حضرت	شیعہ حضرات ضروریات دین کے منکر
۱۹۴	عیسیٰ علیہ السلام کے گدھے کی تعظیم	ہیں
۱۹۵	کرتی ہیں لہذا جواز و ضنہ امام کی نقس	شیعہ کتب سے شیعہ حضرات کا ضروریات
۱۹۶	ہے جائز تعظیم ہے اور جواب	دین سے منکر ہونے کا ثبوت
۱۹۷	دلیل ملا ۲۲۰ تغزیہ سے غیر مسلموں پر	اہل اسلام اہلسنت کو شیعہ حضرات
۱۹۸	ایک رعب پڑتا ہے	اپنی زبان سے کافر کہہ کر خود اسلام سے
۱۹۹	دلیل ملا ۲۳۰ مزعمی فوائد شہادت	خارج ہو گئے
۲۰۰	اور ان کے جوابات شہادت امام	کیا ایسے غالی شیعہ حضرات کی توبہ
۲۰۱	میں بہت فائدے ہیں لہذا اس کی	قبول ہو سکتی ہے

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۲۰	کمال الوہیت کا انکار	۲۱۰	شیعہ عورت کا نکاح غیر شیعہ اور سنی سے حرام ہے
۲۲۱	ختم نبوت کا انکار	۲۱۲	کیا سنی عورت کا نکاح رافضی شیعہ سے ہو سکتا ہے ؟
۲۲۲	شیعہ اور رافضیوں کے متعلق سلف صالحین کے ارشادات	۲۱۳	حضرات اہل بیت اور سادات کرام اہل سنت و جماعت کی نظر میں
۲۲۳	فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم	۲۱۴	شرعی طور پر کون سے بیدستحق عزت ہیں
۲۲۴	فضائل خلفاء اربعہ رضی اللہ عنہم	۲۱۸	بجائے تعزیر اور کیا کرنا چاہیے
۲۲۸	فضائل اہل بیت رضی اللہ عنہم	۲۱۹	روئے عام شورہ کے فضائل و حکام
۲۲۹	اندر کرام کے فضائل	۲۲۰	فرقہ شیعہ رافضیہ کے بعض عقائد
۲۳۱	مصنف کی دیگر تصانیف		
۲۳۲	فہرست مضامین		
	تتمت بالتحییر		